



## گورنر کا جائزہ

مجھے اسٹیٹ بینک کی کارکردگی رپورٹ برائے مالی سال 15ء پیش کرتے ہوئے بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ سال کے دوران کچھ اہم پیش رفت دیکھنے میں آئی جس میں تیل کی قیمتوں کا تیزی سے گر کر چھ برسوں کی پست ترین سطح پر آ جانا اور ہمارے بیرونی شعبے ولکی گرائی پر اس کے اچھے اثرات شامل ہیں جبکہ گرائی کم ہو کر 4.5 فیصد پر آ گئی جو گذشتہ دس برسوں کی پست ترین سطح ہے۔ مالیاتی خسارہ، ادائیگیوں کا توازن، جاری حسابات کا خسارہ اور حقیقی شعبے کی نمو سمیت دیگر تمام اہم معاشی اظہار لیے بھی دوران سال مثبت اور حوصلہ افزا رجحانات کے عکاس تھے۔ اگرچہ سرمایہ کاری و جی ڈی پی کے تناسب میں معمولی بہتری آئی تاہم یہ ابھی تک 15.2 فیصد کی معتدل سطح پر ہے۔ اسٹیٹ بینک سال کے دوران مختلف محاذوں پر پرومٹا ہونے والی تبدیلیوں پر نظر رکھتے ہوئے بھرپور انداز میں اپنے ترویقاتی مقاصد کے حصول کے لیے کوشاں رہا اور اپنی ادارہ جاتی استعداد میں توسیع اور بہتری لائی گئی تاکہ خود کو ترویقاتی سمت سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔ اس رپورٹ میں ترویقاتی مقاصد پر پیش رفت کے ساتھ ساتھ انتظامیہ کی اختیار کردہ حکمت عملیوں کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔

سال کے دوران گرائی کے سازگار ماحول اور منظر نامے اور شرح مبادلہ میں استحکام سے ہمیں موقع ملا کہ اپنی زری پالیسی کی توجہ ملک میں معاشی نمو اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے پر مرکوز کر سکیں؛ اس لیے سال کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 300 بی پی ایس کٹوتی کی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ امن و امان کی بہتر ہوتی صورت حال اور توانائی کی قدرے بہتر دستیابی ملک میں معین سرمایہ کاری کو بڑھانے میں کلیدی اہمیت کی حامل ہوگی۔ برآمدات میں کمی کے علاوہ سال کے دوران بیرونی شعبے میں بھی خاصی بہتری دیکھی گئی، شرح مبادلہ مستحکم رہی اور زر مبادلہ کے ذخائر گذشتہ برس آخر جون کے 14 ارب ڈالر سے بڑھ کر مالی سال کے اختتام تک 18.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ مزید برآں، زری پالیسی کی تسلیی میکانیت کو بہتر بنانے کے لیے شرح سود کو ریڈور پر نظر ثانی کی گئی اور ایس بی پی ٹارگٹ ریٹ متعارف کرایا گیا۔ اس تبدیلی کا اہم مقصد شبینہ بازار شرح سود کو ٹارگٹ ریٹ سے قریب رکھنا تھا۔ اب اسے بینک دولت پاکستان کے بنیادی پالیسی ریٹ کا درجہ حاصل ہو گیا ہے جو معکوس ریپوریٹ (حد کی شرح) سے مختلف ہے۔ بینک دولت پاکستان اب پالیسی ریٹ میں تبدیلیوں کے ذریعے اپنی زری پالیسی کا اظہار کر رہا ہے۔ ہم ایس بی پی ایکٹ میں ترامیم کے ذریعے ایک بنیادی زری پالیسی کمیٹی کی تشکیل کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں۔ قومی اسمبلی اس ایکٹ کی منظوری دے چکی ہے اور امکان ہے کہ سینیٹ بھی جلد اس کی منظوری دے دے گی۔

بینکاری نظام نے سال کا اختتام مستحکم انداز میں کیا؛ اس کی سرمایہ جاتی بنیاد اور ادائیگی قرض کی صلاحیت میں خاصا اضافہ ہوا، غیر فعال قرضوں میں کمی کارحجان رہا، غیر فعال قرضوں کی کوریج بڑھ گئی اور نفع یابی بلند سطح پر رہی۔ انفرادی بینکوں اور مالی اداروں کی مناسب ضوابطی نگرانی کے ساتھ ساتھ ہم نے پورے بینکاری نظام کی حفاظت اور صحت کو یقینی بنانے کے لیے جزوی محتاطیہ نگرانی پر توجہ میں اضافہ کیا ہے۔ تاریخی اور قیاسی واحد رکشیر دھچکوں دونوں طرح سے نظام کی پائیداری کو باقاعدہ بنیادوں پر جانچا جاتا ہے۔ مختلف دھچکوں کے مقابلے میں انفرادی بینکوں کی پائیداری جانچنے کے لیے ہر بینک ریڈی ایف آئی کے لیے ضروری ہے کہ وہ دباؤ کی جانچ کے رہنما خطوط کے مطابق سرمایہ بنیادوں پر دباؤ کی جانچ کا عمل انجام دے۔ بینکاری نظام اور انفرادی ادارے کی سطح دونوں پر دباؤ کی جانچ کے نتائج حوصلہ افزا ہیں۔ نظام سے متعلق خطرات کی نگرانی اور انتظام کے متعلق ہماری استعداد کو مزید بہتر بنانے کے لیے ہم نے مالی استحکام کا ایک جامع فریم ورک وضع کیا ہے جس میں قومی سطح پر ایک مالی نظام استحکام کونسل اور اسٹیٹ بینک کی سطح پر مالی استحکام ایگریگیشن کمیٹی اور شعبہ تخلیق کیا جائے گا۔ اس سے بینک دولت پاکستان نظام سے متعلق خطرات کی بہتر پیش گوئی اور نظری دھچکوں کا بہتر انتظام کرنے کے لیے درکار مربوط اقدامات کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

ہماری بینکاری نگرانی پالیسی میں صارف کے تحفظ کو بھی اہمیت دی گئی ہے جس کا مقصد صارفین کو بینکاری خدمات کی منصفانہ اور شفاف انداز میں فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ بینکاری خدمات میں صداقت، شفافیت اور انصاف کو فروغ دینے کے لیے بینکوں میں صارف سے منصفانہ سلوک اور بینکوں میں کاروباری طرز عمل سے متعلق رہنما خطوط گذشتہ برس جاری کیے گئے تھے۔ ہم نے صارفین کو بینکاری و مالی خدمات اور ان کے حقوق و فرائض کے بارے میں تعلیم دینے کی کوششوں کو بھی تیز کیا ہے۔ بینکاری و مالی خدمات کے متعلق صارفین کی بڑھتی ہوئی آگاہی بینکوں کے ساتھ ان کے زیادہ منصفانہ لین دین کو یقینی بنانے کی اور اس سے ہمیں مالی شمولیت بڑھانے میں مدد ملے گی۔

مالی نظام کے اہم جز کی حیثیت سے ادائیگی کا نظام ہمارے ترجیحی شعبوں میں شامل رہا ہے۔ سال کے دوران ہم نے اپنے نظام ادائیگی کے انفراسٹرکچر کو جدید اور مضبوط بنانے، ضوابطی فریم ورک میں بہتری لانے، وفاقی و صوبائی حکومتوں، عوام اور کارپوریٹ شعبے کے لیے ادائیگی کے آپشنز بڑھانے پر کام جاری رکھا۔ ہمارے ادائیگی کے نظام میں نقد رقوم کی بالادستی کو مد نظر رکھتے ہوئے نقد کے انتظام کی اصلاح کے لیے دستی کے بجائے مکمل طور پر خود کار ماحول کو فروغ دینے کی ایک جامع حکمت عملی متعارف کرائی گئی۔ اسٹیٹ بینک میں نقد کے انتظام کے فریضے کی خود کاری کا عمل اور بینک نوٹوں کی پروسیسنگ کرنے والی جدید مشینوں کی تنصیب کے کام کا آغاز بھی کیا گیا۔ اس سے ہمیں کرنسی کی مجلسازی، زیر گردش بینک نوٹوں کا معیار بہتر بنانے اور بینکاری صنعت میں نقد کے فریضے کی استعداد بڑھانے میں مدد ملے گی۔ ہم نے حکومتی ادائیگیوں اور وصولیوں کے نظام کی اصلاح کا عمل شروع کر دیا ہے تاکہ ٹیکس دہندگان کے لیے ٹیکس ادائیگی کے آپشنز کو متنوع بنایا جاسکے اور تمام حکومتی ادائیگیوں کے لیے بتدریج الیکٹرانک منتقلی کی سمت پیش رفت ہو سکے۔ خردہ ادائیگیوں کی ٹیکنالوجی میں ہونے والی پیش رفت سے بہترین انداز میں استفادہ کرنے کے لیے ہم خردہ ادائیگیوں کی الیکٹرانک پروسیسنگ کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ گذشتہ پانچ برسوں کے دوران ای بینکاری لین دین کا حجم تقریباً دو گنے اضافے کے ساتھ 469 ملین ہو گیا ہے جس کی مالیت 35.8 ٹریلین روپے بنتی ہے۔ اسی طرح، پاکستان رینیل ٹائم انٹر بینک سیٹل منٹ میکانزم (پرزم) کے ذریعے سال کے دوران 179.6 ٹریلین روپے مالیت کی ادائیگیوں کو پروسیس کیا گیا جو موجودہ بنیادی قیثوں پر پاکستان کی جی ڈی پی کا تقریباً 8 گنا بنتا ہے۔

گذشتہ عشرے کے آغاز سے مالی شمولیت کا معاملہ ترقی پذیر ملکوں میں مرکزی بینکوں کا ایک اہم تزویراتی ہدف بن کر ابھرا ہے۔ اسٹیٹ بینک بھی اسے مالی شعبے کی اپنی پالیسی کے اہم شعبوں میں شامل سمجھتے ہوئے اس کے لیے کوشاں ہے۔ گذشتہ 15 سال کے دوران مالی شمولیت بڑھانے کے لیے جو اہم اقدامات ہوئے ہیں، خواہ سرکاری شعبے کے ہوں یا نجی شعبے کے، ان تمام میں اسٹیٹ بینک نے صف اول میں رہ کر کردار ادا کیا ہے۔ گذشتہ سال کے دوران تمام متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے متفقہ ”مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی“ کی تشکیل میں ہم نے رہنمائی فراہم کی۔ وزیر خزانہ کی زیر قیادت مالی شمولیت کی قومی کونسل کی طرف سے منظور شدہ حکمت عملی اگلے پانچ سال کے دوران مالی شمولیت کے فروغ کے لیے ہماری کوششوں کی سمت متعین کرے گی۔ سال کے دوران ہم نے ”آسان اکاؤنٹ“ بھی متعارف کرایا جس میں کھاتے دار سے کوئی نسبتاً کم مانگے گئے ہیں تاکہ معاشرے کے عام طبقات بھی بینکاری خدمات استعمال کرنے کے قابل ہو سکیں۔

اس سال زرعی شعبے کو قرضوں کی تقسیم میں 32 فیصد سے زائد کی زبردست نمو ہوئی، قرضے بڑھ کر 516 ارب روپے ہو گئے۔ قرضے کی حالیہ نمو کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ زرعی کاروبار کے غیر فصلی اور غیر روایتی زمروں میں زرعی قرضے کا تنوع بڑھا ہے۔ اسی طرح برانچ لیس بینکاری کے ہمارے اہم ترین اقدام کے نمایاں اثرات مالی شمولیت پر پڑنا شروع ہو گئے ہیں۔ سال کے دوران خرد مالکاری بینکوں کے کھاتے داروں کی تعداد 7 ملین سے زائد بڑھی اور وہ 11.5 ملین تک پہنچ گئی جس کی اہم وجہ یہ ہے کہ سال کے دوران ’ایم والٹ‘ اکاؤنٹس متعارف کرائے گئے تھے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ خرد مالکاری اور مالی شمولیت کی دیگر پالیسیوں کی کامیابی کا بہت انحصار ٹیکنالوجی کے بہترین استعمال پر ہے، اور مالی شمولیت کی ہماری حکمت عملی میں اس پر توجہ دی جاتی رہے گی۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ مکانات کے لیے قرضہ دینے والی مارکیٹ بھی ہماری پالیسی، ضوابطی اور ابلاغی اقدامات کا اثر لینے لگی ہے۔ سال کے دوران مکاناتی شعبے کو قرضے بڑھ کر 14.25 ارب روپے ہو گئے جو گذشتہ پانچ سال میں بلند ترین سطح ہے۔ مارگیج ریفائننس کمپنی کا قیام ایک مدت سے زیر التوا مسئلہ تھا جسے اس سال کے دوران حل کیا گیا، اور پاکستان مارگیج ریفائننس کمپنی قائم کی گئی اور اس کا بورڈ تشکیل دیا گیا۔ یہ بہت اہم سنگ میل ہے، ملک میں مکان کے لیے قرضے دینے کے ایک جسیم شعبے کی تشکیل میں یہ ادارہ بہت اہم کردار ادا کرے گا۔

اسلامی بینکاری بھی ان شعبوں میں شامل ہے جن پر ہم بھرپور توجہ دے رہے ہیں اور مالی نظام کے اس حصے کو مستحکم بنیادوں پر ترقی دینے میں ہم قائدانہ کردار ادا کر رہے ہیں۔ اسلامی بینکاری صنعت میں سیالیت کے بندوبست کے لیے ایک اہم ذریعے کے طور پر ہم نے سال کے دوران صکوک کے بیج موجد کا آغاز کیا۔ اس کے علاوہ روایتی بینکوں کی اسلامی بینکاری برانچوں کو اسلامی بینکاری کے ذیلی اداروں میں ڈھلنے کی ترغیب دینے کی غرض سے اسلامی بینکاری کے ذیلی اداروں کی کم سے کم سرمائے کی شرائط تخفیف کے بعد 6 ارب روپے کردی گئیں، جن کو بڑھا کر آپریشنز کے آغاز کی تاریخ سے پانچ سال کے اندر 10 ارب روپے کر دیا جائے گا۔ ہم اسلامی بینکاری صنعت کے انسانی وسائل کی استعداد بڑھانے کے لیے بھی کام کر رہے ہیں۔ سال کے دوران ہم نے تین شہروں میں اسلامی مالیات کے سینٹرز آف ایکسی لینس کے قیام کے لیے آئی بی اے کراچی، لمز لاہور، اور آئی ایم ایس پشاور کے ساتھ معاہدوں پر دستخط کیے۔ ان سینٹرز میں اسلامی مالیات کے پیشہ ور افراد تربیت پائیں گے جو نہ صرف ملکی ضروریات کو پورا کریں گے بلکہ مشرق وسطیٰ، خصوصاً خلیج تعاون کونسل اور مشرق بعید کے دیگر ملکوں کے لیے بھی کارآمد ہوں گے۔

”ایس بی پی ورژن 2020ء“ کی تیاری بھی ایک بڑا کام تھا جو سال کے دوران مکمل ہوا۔ صلاح مشورے کے ذریعے تیاری گئی اس دستاویز میں ہمارے اُن پالیسی اقدامات، ضوابط، نگران ا اقدامات اور پیشرفت کے اہم شعبوں کی نشاندہی کی گئی جن پر اگلے پانچ سال کے دوران عملدرآمد کیا جائے گا۔ ورژن 2020ء کے تزویراتی مقاصد یہ ہیں:

- زری پالیسی کی انگریزی کو بڑھانا
- مالی نظام کے استحکام کو تقویت دینا
- بینکاری نظام کی کارکردگی، انگریزی اور شفافیت کو بہتر بنانا
- مالی شمولیت میں اضافہ کرنا
- ادائیگی کے جدید اور پائیدار نظام کی تشکیل
- بینک دولت پاکستان کی ادارہ جاتی کارکردگی اور انگریزی کو تقویت دینا

ادارہ جاتی استعداد بہتر بنانے بغیر تقریباً تمام تزویراتی مقاصد میں کامیابی ناممکن ہوتی۔ ہم نے اپنے انسانی وسائل اور آئی ٹی اور طبیعی انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے کا سلسلہ جاری رکھا تاکہ اپنے تزویراتی مقاصد پر کام کرنے کے لیے ہمارے پاس مناسب استعداد ہو۔ ہم نے اپنے تزویراتی اہداف کے ساتھ بہتر طور پر ہم آہنگ کرنے کے لیے، شفافیت بڑھانے کے لیے اور ملازمین کو ہمیز دینے کے لیے انسانی وسائل پر پالیسیوں کا بھی جائزہ لیا۔ ہماری سمت اور مقاصد نہایت واضح ہیں، اور بورڈ اور سینٹرز انتظامیہ ان کو پوری طرح اپنائے ہوئے ہے، اس چیز نے میری ٹیم کو اور عملے کو کارکردگی دکھانے کے حوالے سے ایک نئی قوت، توانائی، اور محرک عطا کیا ہے۔ چنانچہ مجھے پوری امید ہے کہ اس سے تمام تزویراتی مقاصد کے لیے ہماری کارکردگی میں مزید بہتری آئے گی۔

آخر میں، میں مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ارکان کی طرف سے اسٹیٹ بینک کی کارکردگی میں بہتری کے لیے دی جانے والی پیشہ ورانہ اور عمدہ رہنمائی کا اعتراف کروں گا۔ اسٹیٹ بینک کے ملازمین کا اخلاص اور محنت بھی قابل تعریف ہے، اور مجھے ان سے توقع ہے کہ اسٹیٹ بینک کو ایک مثالی مرکزی بینک بنانے کے لیے مزید محنت کریں گے۔

اشرف محمود دھڑرا

گورنر / چیئرمین

26 اکتوبر 2015ء